# حج معصومین [ع] کی زبان سے-حصہ اول

<"xml encoding="UTF-8?>

## حج کا واجب ہونا

قَالَ عَلِی (ع):(فَرَضَعَلَیْکُمْ حَجَّ بَیْتِه الْحَرَامِ الَّذِی جَعَلَه قِبْلَةً لِلْا نَّامِ "۔[ 1

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

"خداوند عالم نے اپنے اس محترم گھر کے حج کو تم پر واجب قرار دیا ھے جسے اس نے لوگوں کا قبلہ بنای ھے"۔

قال علی (ع):("فَرَضَحَجَّه وَا وَجَبَ حَقَّه وَکَتَبَ عَلَیْکُمْ وِفَادَتَه فَقَالَ سُبْحَانَه> وَلِلّٰه عَلَی النَّاسِ حجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطاٰعَ إِلَیْه سَبِیلاً وَمَنْ کَفَرَ فَإِنَّ اللّٰه غَنِیٌّ عَنِ الْعٰالَمِینَ[ 2

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

"خدا وند عالم نے کعبہ کے حج کو واجب ،اس کے حق کی ادائیگی کو لاز م اور اس کی زیارت کو تم پر مقرر کیا ھے پس وہ فرماتا ھے:"لوگوں پر خدا کا حق یہ ھے کہ جو بھی خدا کے گھر تک جانے کی استطاعت رکھتا ھے وہ بیت اللہ کی زیارت کے لئے جائے اور وہ

شخص جو کفر اختیار کرتا ھے (یعنی حج انجام نہیں دیتا )تو خدا عالمین سے بے نیاز ھے

## حج کا فلسفہ

قال علی (ع):("جَعَلَه سُبْحَانَه عَلاٰمَةً لِتَوَاضُعِهِمْ لِعَظَمَتِه و اَذعانَهِمْ لِعِزَّتِه"۔[ 3

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

"خدا وند عالم نے کعبہ کے حج کو علامت قرار دیا ھے تاکہ لوگ اس کی عظمت کے سامنے فروتنی کا اظہارکریں اور پروردگار عالم کے غلبہ نیز اس کی عظمت و بزرگواری کا اعتراف کریں "۔

قال علی (ع):([ "جَعَلَه سُبْحَانَه لِلْإِسْلاٰمِ عَلَماًوَلِلْعَائِذِینَ حَرَماً"۔[ 4

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

"خدا وند عالم نے حج اور کعبہ کو اسلام کا نشان اور پرچم قرار دیا ھے اور پناہ لینے والے کے لئے اس جگہ کو جائے امن بنایا ھے"۔دین کی تقویت کا سبب

قال علی (ع):(...وَالْحَجَّ تَقْوِیَةً لِلدِّینِ[ 5

حضرت علی (ع)نے فرمایا:

”...اورحج کو دین کی تقویت کا سبب قرار دیاھے“۔

## دلوں کا سکون

قال الباقر (ع:(الحَجُّ تَسْکِین القُلُوبُ[ 6
امام محمد باقر (ع)فرماتے ھیں:
”حج دلوں کی راحت وسکون کا سبب ھے“۔

## حج ترک کرنے والا

قال رسول اللّٰہ (ص:(مَنْ مَاتَ وَلَمْ یَحُجَّ فَلْیَمُتْ إِنْ شَاءَ یَھودِیّاً وَإِنْ شَاءَ نَصْرَانِیّاً“۔[ 8
پیغمبر اسلام (ص)نے فرمایا:
”جو شخصحج انجام دیئے بغیر مر جائے (اس سے کھا جائے گا کہ ) تو چاھے یھودی مرے یا نصرانی “۔
یھی مضمو ن ایک دوسری روایت میں امام جعفر صادق (ع) سے بھی نقلھواھے۔[ 9

## حج و کامیابی

لوگوں نے امام محمد باقر (ع)سے دریافت کیا کہ حج کا نام حج کیوں رکھا گیاھے ؟تو آپ نے فرمایا:
[ ” قَالَ حَجَّ فُلاٰنٌ ا یً ا فَلَحَ فُلاٰنٌ“۔[ 10
”فلاں شخص نے حج کیا یعنی وہ کامیاب ھوا “۔

## حج کی اھمیت

محمد بن مسلم کھتے ھیں کہ:
امام محمد باقر (ع)یا امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:
[ ”وَدَّ مَنْ فی الْقُبُورِ لَوْ ا نٍّ لَه حَجَّةً وَاحِدَةً بِالدُّنْیَا وَمَا فِیھا“۔[ 11
”مُردے اپنی قبروں میں یہ آرزو کرتے ھیں کہ اے کاش!وہ دنیا،اور دنیا میں جو کچھ بھی ھے دیدیتے اور اس کے عوضانھیں ایک حج کا ثواب مل جاتا “۔

## حج کا حق

قال الإمام زَيْنُ العابِدِين(ع) فِی رسالَةِ الحُقُوق: "حَقُّ الْحَجِّ ا نْ تَعْلَمَ ا نَّه وِفَادَةٌ إِلَی رَبِّکَ وَفِرَارٌ إِلَيْه مِنْ ذُنُوبِکَ وَفِيه قَبُولُ تَوْبَتِکَ وَقَضَاءُ الْفَرْضِالَّذِی ا وْجَبَه اللّٰه تَعَالیٰ عَلَيْکَ"۔[ 12

امام زین العابدین (ع) اپنے رسالہ حُقوق میں فرماتے ھیں:

"حج کا حق تم پر یہ ھے کہ جان لو حج اپنے پروردگار کے حضو رمیں تمھاری حاضری ھے اوراپنے گناہوں سے اس کی جانب فرار ھے حج میں تمھاری توبہ قبول ھوتی ھے اوریہ ایک ایسا فریضہ ھے جسے خدا وند عالم نے تم پر واجب کیا ھے"۔

## خد اجوئی

قال الصادق (ع:("۔[ "مَنْ حَجَّ يُرِيدُ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ لا يُرِيدُ بِه رِيَاءً وَلا سُمْعَةً غَفَرَ اللّٰه لَه اَلْبَتَّةَ[ 13

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

"جو شخصحج کی انجام دھی میں خدا کا ارادہ رکھتاھواور ریاکاری و شھرت کا خیال نہ رکھتاھو خدا وند عالم یقینا اسے بخش دے گا"۔

## حج کا ثواب

قالَ رَسُولُ اللّٰه (ص:([ "لَيْسَ لِلْحِجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوابٌ إِلاَّ الجَنَّةَ "۔[ 14

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

"حج مقبول کا ثواب جنت کے سوا کچھ اور نھیں ھے"۔

## حج کی تاثیر

ہشام بن حکم کھتے ھیں:

امام جعفر صادق (ع) نے فر مایا:

[ "مَامِن سَفَرٍ بَلَغَ فِی لَحْمٍ وَلادَمٍ وَلاجِلْدٍ وَلا شَعْرٍ مِنْ سَفَرِ مَكَّةَ وَمَا ا خَدٌ يَبْلُغُه حَتَّی تَنَالَه الْمَشَقَّةُ"۔[ 15

"مکہ کے سفر کی طرح کوئی سفر بھی انسان کے گوشت، خون، جلد، اور بالوں کوکا متاثر نھیں کرتا اور کوئیشخص سختی اور مشقت کے بغیر وہاں تک نھیں پہنچتا "۔

## حج میں نیت کی اهمیت

قال الصادق(ع:("لَمَّا حَجَّ مُوسَی(ع)نَزَلَ عَلَیْه جَبْرَئِیلُ فَقَالَ لَه مُوسَی یَا جَبْرَئِیلُ ...مٰا لِمَنْ حَجَّ هذَا الْبَیْتَ بَنِیَّه صَادِقَةٍ وَنَفَقَةٍ طَیِّبَةٍ؟قَالَ:فَرَجَعَ إِلَی اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ،فَا وْحَی اللّٰه تَعَالیٰ إِلَیْه؛قُلْ لَه:ا جْعَلُه فِی الرَّفِیقِ الْا عْلَی مَعَ النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّهدَاءِ وَالصَّالِحِینَ وَحَسُنْ ا وْلَئِکَ رَفِیقاً"۔[ 16

"جس وقت جناب موسیٰ نے حج کے اعمال انجام دیئے تو جبرئیل (ع) ان پر نازلهوئے جناب موسیٰ نے ان سےپوچھا:

اے جبرئیل (ع!(

جو شخصاس گھر کا حج سچی نیت اور پاک خرچ سے بجا لائے اس کی جزا کیا مقررهوئی هے جبرئیل کچھجواب دیئے بغیر خدا وند عالم کی بارگاہ میں واپس گئے (اور اس کا جواب دریافت کیا)خداوند عالم نے ان پر وحی کی اور فرمایا:موسیٰ سے کہو کہ میں ایسے شخص کو ملکوت اعلیٰ میں پیغمبروں صدیقوں ،شهدا اور صالحین کا هم نشین قرا ر دوں گااور وہ بهترین رفیق اور دوست هیں"۔

## نور میں واردهونا

عبد الرحمان بن سمرة کهتے هیں:ایک روز میں حضرت پیغمبر اکرم(ص) کی خدمت میں تها کہ آنحضرت(ص)نے فرمایا:

"إِنِّی رَا یَتُ الْبَارِحَةَ عَجَائِبَ"۔

میں نے گذشتہ رات عجائبات کا مشاهدہ کیا ۔

هم نے عرض کی کہ اے رسو ل خدا (ص)!هماری جان همارا خاندان اور هماری اولاد آپ(ص)پر فداهوں آپ نے کیا دیکها هم سے بهی بیان فرمایئے:

فقال...رَا یَتُ رَجُلاً مِنْ ا مَّتِی مِنْ بَیْنِ یَدَیْه ظُلْمَةٌ وَمِنْ خَلْفِه ظُلْمَةٌ وَعَنْ ـــــــــــــیَمِینِهِ ظُلْمَةٌ وَعَنْ شِمَالِه ظُلْمَةٌ وَمِنْ تَحْتِهِ ظُلْمَةٌ مُسْتَنْقِعاً فِی الظُّلْمَةِ فَجَاءَ ه حَجُّه وَعُمْرَتُه فَا خْرَجَاه مِنَ الظُّلْمَةِ وَا دْخَلاٰه فِی النُّورِ....[ 17

"فرمایا:میں نے اپنی امت میں سے ایک شخص کو دیکها کہ اس کے سامنے سے، پشت سے ، دائیں اور بائیسے،اور قدموں کے نیچے سے ، اسے تاریکی نے گهیر رکها تها اور وہ ظلمت میں غرق تها اس کا حج اور اس کا عمرہ اس کے پاس آئے اور انهوں نے اسے تاریکی سے نکال کر نور میں داخل کردیا "۔

## حق کے حضور حاضری

قالَ عَلِیٌّ (ع:(اَلْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُاللّٰه،وَحَقٌّ عَلَی اللّٰه ا نْ یُکْرِمَ وَفْدَه وَیَحْبُوَه بِالْمَغْفِرَةِ۔[ 18

حضرت علی(ع) فرماتے هیں:

"حج اور عمرہ انجام دینے والا خدا کی بارگا ہ میں حاضرهونے والوں میں سے اور خدا پر هے کہ اپنی بارگاہ میں

آنے والے کا اکرام کرے اور اسے اپنی مغفرت و بخشش میںشامل قرار دے ’ ’۔

## خدا وند عالم کی میزبانی

قال الصّادق (ع:(إِنَّ ضَیْفَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ رَجُلٌ حَجَّ وَ اعْتَمَرَ فَهوَ ضَیْفُ اللّٰه حَتَّی یَرْجِعَ إِلَی مَنْزِلِه۔[ 19

امام جعفر صادق نے فرمایا:

”جو شخص حج یا عمرہ بجالائے وہ خدا کا مہمان ھے اور جب تک وہ اپنے گھر واپس نہھو جائے ا س کا مہمان باقی رھتا ھے ’ ’ ۔

## حج اور جھاد

قال رسول اللّٰه(ص:(جِهادُ الْکَبیرِ وَالصَّغیرِ وَالضَّعیفِ وَالْمَرا ةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔[ 20

رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”عورتوںاور کمزور لوگوں کا حج اور عمرہ بڑا جھاد اور چھوٹا جھاد ھے“۔

## حج عمرہ سے بھتر ھے

قال رسول اللّٰه (ص:(اِعْلَمْ اَنَّ الْعُمْرَةَ هیَ الْحَجُّ الاصْغَرُ،وَاَنَّ عُمْرَةً خَیْرٌ مِنَ الدُّنْیا وَمٰا فیها وَحَجَّةً خَیْرٌ مِنْ عُمْرَةٍ۔[ 21

رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم نے عثمان بن ابی العاصسے فرمایا:

”جان لو کہ عمرہ حج اصغر ھے اور بلا شہ عمرہ دنیا اور جو کچھ اس کے اندر ھے ان سب سے بھتر ھے ،نیز یہ بھی جان لو کہ حج عمرہ سے بھتر ھے“ ۔

## گناہ دُھل جاتے ھیں

قال رسول اللّٰه (ص:(اَیُّ رَجُلٍ خَرَجَ مِنْ مَنْزِلِه حٰاجاًاَوْ مُعْتَمِراً، فَکُلَّمٰا رَفَعَ قَدَماًوَ وَضَعَ قَدَماً،تَنٰاثَرَتِ الذُّنُوبُ مِنْ بَدَنِه کَمٰایَتَنٰا ثَرُ الْوَرَقُ مِنَالشَّجَرِ،فَاِذٰا وَرَدَ الْمَدِیْنَةَ وَصٰافَحَنی بِالسَّلاٰم،صٰافَحَتْه الْمَلاٰئِکَةُ بِالسَّلاٰم،فَاِذٰا وَرَدَ ذَاالْحُلَیْفَةَ وَاغْتَسَلَ،طَهرَه اللّٰه مِنَالذُّنُوبِ،وَاِذٰا لَبِسَ ثَوْبَیْنِ جَدیدَیْنِ،جَدَّدَ اللّٰه لَه الْحَسَنٰاتِ و اِذَا قَالَ:اللّٰهمَّ لَبَّیْکَ، ا جٰابَه الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ:“لَبَّیْکَ وسَعْدَیْکَ،اَسْمَعُ کَلاٰمَکَ وَاَنْظُرُ اِلَیْکَ،فَاِذٰا دَخَلَ مَکَّةَ وَ طٰافَ وَسَعٰی بَیْنَ الصَّفٰاوَالْمَرْوَةَ وَصَلَ اللّٰه لَه الْخَیْراتِ....[ 22

رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخص حج وعمرہ کے لئے اپنے گھر سے باھر نکلتا ھے پس جو قدم بھی وہ اٹھاتا اور زمین پر رکھتا ھے اس کے بدن سے گناہ یوں گرتے جاتے ھیں جیسے درختوں سے پتے چھڑتے ھیں، پس جب وہ شخصمدینہ میں واردھوتا ھے اور سلام کے ذریعہ مجھ سے مصافحہ کرتا ھے تو فرشتے بھی سلام کے ذریعہ اس سے ھاتھ ملاتے ھیں اور مصافحہ کرتے ھیں اور جب وہ ذولحلیفہ (مسجد شجرہ) میواردھو کر غسل کرتا ھے تو خدا وند عالم اسے گناہوں سے پاک کردیتا ھے۔ جب وہ احرام کے دو جامہ اپنے تن پر لپٹتا ھے تو خدا وند عالم اسے نئے حسنات اور ثواب عطا کرتا ھے جب وہ “لبیک اللھم لبیک ”کھتا ھے تو خداوند عزوجل اسے جواب دیتےھوئے فرماتا ھے “لبیک و سعدیک” میں نے تیرا کلام اور تیری آواز سنی اور (عنایت کی نظر )تجھ پر ڈال رھاھوں اور جب وہ مکہ میں واردھوتاھے اور طواف نیز صفا ومروہ کے درمیان سعی انجام دیتا ھے تو خد اوند عالم ھمیشہ کی نیکیاں اور
خیرات اس کے شامل حال کر دیتا ھے”۔

## دعا کی قبولیت

قالَ رَسُولُ اللّٰہ (ص:(اَرْبَعَۃٌ لا تُرَدُّ لَھمْ دَعْوَۃٌ حَتّٰی تُفْتَحَ لَھمْ اَبْوٰابُ السَّمٰاءِ وَتَصیرَ إِلَی الْعَرْشِ:[ اَلْوٰالِدُ لِوَلَدِہ،وَالْمَظْلُومُ عَلٰی مَنْ ظَلَمَہ، وَالْمُعْتَمِرُحَتّٰی یَرْجِعَ ، والصّٰائِمُ حَتّٰی یُفْطِرَ۔[ 23

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”چار لوگ ایسے ھیں جن کی دعا رد نھیںھوتی یھاں تک کہ آسمان کے دروازے ان کے لئے کھو ل دیئے جاتے ھیں اور دعائیں عرش الٰھی تک پہنچ جاتی ھیں:

۱۔باپ کی دعا اولاد کے لئے ،

۲۔مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف،

۳۔عمرہ کرنے والے کی دعا جب تک کہ وہ اپنے گھر واپس آجائے ۔

۴۔روزہ دار کی دعا یھاں تک کہ وہ افطار کر لے ۔

## دنیا بھی اور آخرت بھی

قالَ رَسُولُ اللّٰہ (ص:(مَنْ اَرٰادَا لدُّنْیٰاوَالآخِرَۃَ فَلْیَو مٌّ ھذَاالبَیْتَ،فَمٰا ا تٰاہ عَبْدٌ یَسْا لَ اللّٰہ دُنْیٰا اِلاّٰ ا عْطٰاہ اللّٰہ مِنْھا،وَلایَسْا لُہ آخِرَۃً اِلاّٰاَدَّخَرَلَھمِنْھا۔[ 24

رسو ل خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”جو شخصدنیا اور آخرت کو چاھتا ھے وہ اس گھر کی طرف آنے کا ارادہ کرے بلاشبہ جوبھی اس جگہ پر آیا اور اس نے خدا سے دنیا مانگی تو خداوند عالم نے اس کی حاجت پوری کردی نیز یہ کہ اگر خدا وند عالم سے اس نے آخرت طلب کی تو خدا وند عالم نے اس کی یہ دعا بھی قبول کی اور اسے اس کے لئے ذخیرہ کردیا”۔

## آگاھی کے ساتھ حج

قالَ رَسُولُ اللّٰہ (ص):فی خُطْبَتِہِ یَوْمَ الْغَدِیر :مَعٰاشِرَ النّٰاسِ، حُجُّوالْبَیْتَ بِکَمٰالِ الدّینِ وَالتَّفَقُّہ، وَلا تَنْصَرِفُواعَنِ الْمَشٰاھدِ اِلاَّ بِتَوْبَۃٍ واِقْلاٰعٍ۔[ 25

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے یوم غد یر کے خطبہ میں فرمایا:

”اے لوگو! خانہ خُدا کا حج پوری آگاھی اور دینداری سے کرو ، اوران متبرک مقامات سے توبہ اور گناہوں کی بخشش کے بغیر واپس نہ لوٹو “۔

## شرط حضور

قَالَ ا بُو عَبْدِاللّٰہ (ع)کانَ ا بِی یَقُولُ:[ مَنْ ا مَّ ھذَاالْبَیْتَ حَاجّاً ا وَمُعْتَمِراًمُبَرَّا مِّنَ الْکِبْرِ رَجَعَ مِنْ ذُنُوبِہ کَھیْئَۃِ یَوْمَ وَلَدَتْہ ا مُّہ۔[ 26

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”میرے پدر بزرگوار فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص حج یا عمرہ کے لئے اس گھر کی طرف روانہ ھو اور خود کو کبر و خود پسندی سے دور رکھے تو وہ گناہوں سے اسی طرح پاکھو جاتا ھے جیسے اسے اس کی ماں نے ابھی پیدا کیاھو“۔

## حج کی برکتیں

عَنْ ا بِی عَبْدِ اللّٰہ (ع)قَالَ:قَالَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ) ع:(حَجُّوا وَاعْتَمِرُوا،تَصِحَّ ا بْدَانُکُمْ،وَتَتَّسعَ ا رْزَاقُکُمْ،وَتُکْفَوْا مَو ؤُنٰاتِ عِیَالِکُمْ،وَقَالَ:الْحَاجُّ مَغْفُورٌ لَہ وَمَوْجُوبٌ لَہ الْجَنَّۃُ،وَمُسْتَا نُفٌ لَہ الْعَمَلُ،وَمَحْفُوظٌ فِی ا ھلِہ وَمَالِہ۔[ 27

امام جعفر صادق (ع)سے روایت ھے کہ آپ نے فرمایا:

”علی بن الحسین علیھما السلام فرماتے تھے کہ:حج اور عمرہ بجالاو تاکہ تمھارے جسم سالم،تمھاری روزیابزیادہ اور تمھار ے خانوادہ اور زندگی کا خرچ پوراھو آپ مزید فرماتے تھے:حاجی بخش دیا جاتا ھے جنت اس پر واجبھو جاتی ھے ، اس کا نامۂ عمل پاک کر کے پھر سے لکھا جاتا ھے اور اس کا مال اور خاندان امان میں رھتے ھیں“۔

## جو حج قبول نھیں

عَنْ ا بِی جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ(ع)قَالَ:مَنْ اَصَابَ مَالاً مِنْ ا رْبَعٍ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہ فِی ا رْبَعٍ: مَنْ اَصَابَ مَالاً مِنْ غُلُولٍ ا وْ رِبًا ا وْ خِیَانَۃٍا وْ سَرِقَۃٍ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہ فِیزَکَاۃٍ وَلاٰ صَدَقَۃٍ وَلاٰحَجٍّ وَلاٰ عُمْرَۃٍ۔[ 28

امام محمد باقر (ع)فرماتے ھیں:

”جو شخصچار طریقوں سے مال اور پیسہ حاصل کرے اس کا خرچ کرنا چار چیزوں میں قبول نہیں ھے:
جو شخصآلودگی اور فریب کی راہ سے،سودکے ذریعہ، خیانت کے ذریعہ اور چوری کے ذریعہ پیسہ حاصل کرے تو اس کی زکات ، صدقہ،حج اور عمرہ کرنا قبول نہیں ھے ’ ’ ۔

## مال حرام کے ذریعہ حج

قال ا بُو جعفر(ع:(لا یَقْبَلُ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ حَجّاًوَلاٰعُمْرَةً مِنْ مالٍ حَرامٍ۔[ 29
امام محمد باقر(ع) فرماتے ھیں :
”خدا وند عالم حرام مال کے ذریعہ کئے جانے والے حج و عمرہ کو قبول نہیں کرتا ”۔

## حاجی کا اخلاق

عَنْ ا بَی جَعْفَرٍ(ع) قَالَ:مَا یُعْبا مُّنْ یَسْلُکُ هذَا الطَّرِیقَ اِذَا لَمْ یَکُنْ فِیْه ثَلاٰثُ خِصَالٍ: وَرَعٌ یَحْجُزُه عَنْ مَعَاصِی اللّٰه،وَحِلْمٌ یَمْلِکُ بِه غَضَبَه،وَ حُسْنُ الصُّحْبَةِ لِمَنْ صَحِبَه۔[ 30
امام محمد باقر (ع)نے فرمایا:
”جو شخص حج کے لئے اس راہ کو طے کرتا ھے اگر اس میں تین خصلتیں نہھوں تو وہ خدا کی توجہ کا مرکز نہیں بنتا:
۱۔تقویٰ وپرھیز گاری جو اسے گناہ سے دور رکھے۔
۲۔صبر وتحمل جس کے ذریعہ وہ اپنے غصہ پر قابو رکھے۔
۳۔اپنے ساتھیوں کے ساتھ اچھا سلوک ۔

## کامیاب حج

قال رسول اللّٰه (ص:([ مَنْ حَجَّ ا وَ اعْتَمَرَ فَلَمْ یَرْفَثْ وَلَمْ یَفْسُقْ یَرْجِعُ کَهیْئَةِ یَومٍ وَلَدَتْه ا ُّمُّه۔[ 31
رسول خدا صلی اللّٰہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:
”جس نے حج یا عمرہ کیا اورکوئی فسق وفجور انجام نہ دیا تو وہ اس شخص کی طرح پاک واپس ھوتا ھےجیسے اس کی ماں نے اسے ابھی پیدا کیا ھے”۔

## حج کی قسمیں

عَنْ ا بَی عَبْدِ اللّٰه (ع)قَالَ:الْحَجُّ حَجَّانِ:حَجُّ اللّٰه،وَحَجُّ لِلنَّاسِ،فَمَنْ حَجَّ لِلّٰه کَانَ ثَوَابُه عَلَی اللّٰه الْجَنَّةَ،وَمَنْ حَجَّ لِلنَّاسِ کَانَ ثَوَابُه عَلَی النَّاسِ یَوْمَالْقِیَامَةِ۔[ 32

امام جعفر صادق (ع)فرماتے ھیں:

حج کی دو قسمیں ھیں:

”خدا کے لئے حج اور لوگوں کے لئے حج،پس جو شخص خداکے لئے حج بجالایا اس کی جزا وہ خدا سے جنت کی شکل میں حاصل کرے گا اور جو شخص لوگوں کے دکھانے کے لئے حج کرتا ھے اس کی جزا قیامت کے دن لوگوں کے ذمہ ھے “۔

## حاجیوں کی قسمیں

معاویہ ابن عمار کھتے کہ امام صادق (ع)نے فرمایا:

الْحَاجُّ یَصْدُرُونَ عَلَی ثَلاٰثَةِ اَصْنَافٍ:فَصِنْفٌ یَعْتِقُونَ مِنَ النَّارِ،وَصِنْفٌ یَخْرُجُ مِنْ ذُنُوبِه کَیَوْمٍ وَلَدَتْه ا مُّه،وَصِنْفٌ یُحْفَظُ فِی ا ھلِه وَمَالِه،فَذَلِکَ ا دْنَی مَا یَرْجِعُ بِه الْحَاجُّ۔[ 33

”حاجی تین قسم کےھوتے ھیں:

ایک گروہ جہنم کی آگ سے رھائی پاتا ھے ،دوسرا گروہ گناہوں سے اس طرح پاکھوتا ھے جیسے وہ ابھی اپنی ماں کے بطن سے پیداھواھو، اور تیسرا گروہ وہ ھے کہ اس کا خاندان اور اس کا مال محفوظھوجاتا ھے اوریہ وہ کمترین جزا ھے جس کے ساتھ حاجی واپسھوتے ھیں“۔

## ناکام حاجی

قال رسول اللّٰه (ص:(یَا تِی عَلَی النَّاسِ زَمانٌ یَحُجُّ ا غْنِیاءُ ا مَّتِی لِلنُّزھةِ،وَا وْساطُھمْ لِلْتِجارةِ،وَقُرّاو ھمْ للریّاءِ وَالسَّمْعَةِ وَفُقَرائُھم لِلمسا لَةِ۔( ١

رسول خدا صلی اللّٰه علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ میری امت کے دولت مندلوگ سیرو تفریح کے لئے اور درمیانی طبقہ کے لوگتجارت کے لئے قاری حضرات ریاکاری اور شھرت کے لئے اور فقرا مانگنے کے لئے حج کو جائیں گے “۔

## اپنے ھمراھیوں کے ساتھ سلوک

قَالَ ا بُو عَبْدِ اللّٰه(ع :(وَطِّنْ نَفْسَکَ عَلَی حُسْنِ الصِّحَابَةِ لِمَنْ صَحِبْتَ فِی حُسْنِ خُلْقِکَ،وَکُفَّ لِسَانَکَ،وَاکْظِمْ

غَيْظَکَ،وَا قِّلَّ لَغْوَکَ،وَتَفْرُشُ عَفْوَکَ، وَتَسْخُو نَفْسَکَ۔[ 34

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”خود کو آمادہ کرو تاکہ جس شخص کے بھی ھمراہ سفر کرو اچھے اور خوش اخلاق ساتھی رہو اور اپنی زبان کو قابو میں رکھو ،اپنے غصہ کو پی جاو ،بیہودہ وبے فائدہ کام کم کرو ،اپنی بخشش کو دوسروں کے لئے وسیعکرو،اور سخا وت کرنے والے رہو“۔

## راہ کی اذیت

عَنْ ا بَی عَبْدِ اللّٰه (ع)قَالَ:مَنْ ا مَّاطَ ا ذًی عَنْ طَرِیقِ مَکَّةَ کَتَبَ اللّٰه لَه حَسَنَةً وَمَنْ کَتَبَ لَه حَسَنَةً لَمْ یُعَذِّبْه۔[ 35

امام جعفر صادق نے فرمایا:

”جو شخص مکہ کی راہ میں اذیت و تکلیف اٹھا ئے خدا وند عالم اس کے لئے نیکی لکھتا ھے اور جس شخصکے لئے خداوند عالم نیکی لکھتا ھے اسے عذاب نھیں دیتا “۔

## حج کی راہ میں موت

قال الصادق(ع:(عَنْ عَبْدِ اللّٰه بْنِ سِنَانٍ عَنْ ا بَی عَبْدِ اللّٰه(ع (قَالَ: مَنْ مَاتَ فِی طَرِیقِ مَکَّةَ ذَاهباًاَوْ جَائِیاً ا مَّنَ مِنَ الْفَزَعِ الْا کْبَرِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔[ 36

عبد اللّٰہ ابن سنان سے روایت ھے کہ امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”جو شخص مکہ کی راہ میں جاتے وقت یا واپسھوتے وقت مرجائے وہ قیامت کے دن کے عظیم خوف ھراس سے امان میں ر ھے گا “۔

## حج میں انفاق کرنا

قال الصادق (ع:(دِرْهمٌ فِی الْحَجِّ ا فْضَلُ مِنْ ا لْفِ ا لْفٍ فِیمَا سِوَی ذَلِکَ مِنْ سَبِیلِ اللّٰه “۔[ 37

امام جعفر صادق (ع)فرماتے ھیں:

”حج کی راہ میں ایک درھم خرچ کرنا حج کے علاوہ کسی اور دینی راہ میں بیس لاکھ درھم خرچ کرنے سے بھتر ھے“۔

## احرام کا فلسفہ

عَنِ الرِّضَا(ع):(فَاِنْ قَالَ:فَلِمَ اُمِرُوا بِالإحْرَامِ؟قیل:لِاَ ن یَتَخَشَّعُوا قَبْلَ دُخُولِ حَرَمَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ وَاَمْنِه وَلِئَلاّ یَلْهوا وَیَشْتَغِلُوا بِشَیْءٍ مِنْا مُرِ الدُّنْیَا وَزِینَتِها وَالَذَّاتِها وَیَکُونُوا جَادِّینَ فِیمَا هم فِیه قَاصِدِینَ نَحْوَه،مُقْبِلِینَ عَلَیْه بِکُلِّیِّتِهِمْ،مَعَ مَا فِیه مِنَ التَّعْظیمِ لِلّٰهتعٰالی وَلِبَیْتِه،وَالتَّذَلُّلِ لِا نَّفُسِهِمْ عِنْدَ قَصْدِ هم إِلَی اللّٰه تَعٰالیٰ وَوِفَادَتِهِمْ إِلَیْه، رَاجِینَ ثَوَابَه،رَاهِبِینَ مِنْ عِقَابِه،مَاضِینَ نَحْوَه مُقْبِلِینَ إِلَیْه بِالذُّلّ وَالِاسْتِکَانَةِ وَالْخُضُوعِ۔[ 38

امام علی رضا (ع)نے فرمایا:

”اگر یہ کہا جائے کہ لوگوں کواحرام پہننے کا حکم کیوں دیا گیا ھے ؟ تو یہ کہا جائے گا کہ :اس لئے کہ لوگ اللہ کے حرم اور امن وامان کی جگہ میں واردھونے سے پھلے خاشع اور منکسر مزاجھوں ، امور دنیا ،اس کیلذتوںاور زینتوں میں سے کسی بھی چیز میں خودکو مشغول نہ کریں جس کام کے لئے آئے ھیںاور جس کاارادہ رکھتے ھیں اس پر صابر رھیں اور پورے وجود سے اس پر عمل کریں۔ اس کے علاوہ احرام میں خدااور اس کے گھر کی تعظیم۔ اپنی فروتنی اور باطنی ذلت وحقارت ، خدا کی طرف قصد اور اس کے حضور واردھونا ھے،جب کہ وہ اس سے جزا کی امید رکھتے ھیں اس کے عقاب اور سزا سے

خوف زدہ ھیں اور انکسار وفروتنی اور ذلت خوا ری کی حالت میں اس کی طرف رخ کئےھوئے ھیں“۔

## احرام کا ادب

قَالَ ا بَو عَبْدِ اللّٰه(ع):(إِذَا ا خَرَمْتَ فَعَلَیْکَ بِتَقْوَی اللّٰه،وَذِکْرِ اللّٰه کَثِیراً،وَقِلَّةِ الْکَلاٰمِ إِلاَّ بِخَیْرٍ،فَإِنَّ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ا نَّ یَحْفَظَ الْمَرْءُ لِسَانَه إِلاَّ مِنْ خَیْرٍ۔[ 39

امام جعفر صادق (ع)نے فرمایا:

”جب محرمھو جاو تُو تم پر لازم ھے کہ باتقویٰ رہو ،خدا کو بھت یاد کرو ،نیکی کے علاوہ کوئی بات نہ کرو کہ بلا شبہ حج اور عمرہ کا کاملھونا یہ ھے کہ انسان اپنی زبان کو نیکی کے علاوہ کسی اور امر میں نہ کھولے “۔

## حقیقی لبیک

قَالَ رَسُولُ اللّٰه (ص): مَا مِنْ مُلَبٍّ یُلَبّی اِلاَّ لَبّی مَا عَنْ یَمینِه وَشِمٰالِه مِنْ حَجَرٍ وَّ شَجَرٍ وَّمَدَرٍحَتّٰی تَنْقَطِعَ الاَرْضُمِنْ ها هنَا وَهاهنَا۔[ 40

رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے فرمایا:

”کوئی شخ-ص لبیک نھیں کھتا مگر یہ کہ اس کے دائیں بائیں ،پتھر درخت ،ڈھیلے اس کے ساتھ لبیک کھتےھیں یھاں تک کہ وہ زمین کو یھاں سے وھاں تک طے کر لے “۔

:1]نهج البلاغه خ ۱ـ ]

۱۱ ـنهج البلاغه :خ ۱ـ / 2]وسائل الشیعه : ۱۵ ]

3]نهج البلاغه :خ ۱ ]

۱۱ ـنهج البلاغه:خ ۱ـ / 4]وسائل الشیعه: ۱۵ ]

5]نهج البلاغه :خ ۱ـ ]

۷۵ ـ / 6]بحار الانوار : ۱۸۳ ]

۱ـ / ۱۱ ـعلل الشرایع : ۴۱۱ / 7]وسائل الشیعه : ۱۰۳ ]

۲ـ / ۱۱ ـثواب الاعمال: ۷۰ / 8]وسائل الشیعه : ۱۰۹ ]

۱ـ / ۱۱ ـعلل الشرایع : ۴۱۱ / 9]وسائل الشیعه : ۱۰۳ ]

۱ـ / ۱۱ ـعلل الشرایع : ۴۱۱ / 10 ]وسائل الشیعه : ۱۰۳ ]

۵ـ / ۱۱ ـتهذیب الاحکام : ۲۳ / 11 ]وسائل الشیعه : ۱۱۰ ]

۲ـ /٦۲۰/ 12 ]من لایحضره الفقیه: ۳۲۱۴ ]

۲ـ / ۸ـ،محجة البیضاء: ۱۴۵ / 13 ]مستدرک الوسائل : ۱۸ ]

۲ـ / ۳ـ محجة البیضاء: ۱۴۵ /۱۷۵/ 14 ]سنن ترمذی: ۸۱۹۰ ]

۴ـ /۲۶۲/ 15 ]الکافی : ۴۱ ]

۲ـ /۲۳۵/ 16 ]من لایحضره الفقیه: ۲۸۷ ]

۸ـ / ۳۰۱ ـمستدرک الوسائل : ۳۹ / 17 ]امالی صدوق: ۳۴۲ ]

۴ـتحف العقول : ۱۲۳ ـ / 18 ]وسائل الشیعه: ۱۱٦ ]

۱۴ ـ / 19 ]خصال : ۱۲۷ /ـوسائل الشیعه: ۵۸٦ ]

۵ـ / 20 ]سنن نسائی: ۱۱۴ ]

۹ـ /۴۴/ 21 ]معجم الکبیر طبرانی: ۸۳۳۶ ]

۱۴۸ ـ / 22 ]الحج العمرة فی القرآن والحدیث : ۳۲۵ ]

۲/۵۱۰/ 23 ]کافی : ۶ ]

24 ]مسند الامام زید: ۱۹۷ ـ ]

۲۵۷ ـ / 25 ]الحج العمرة فی القرآن والحدیث: ۷۱۸ ]

۴ـ /۲۵۲/ 26 ]کافی: ۲ ]

۴ـ /۲۵۲/ 27 ]کافی: ۱ ]

۱۱ ـ / 28 ]امالی صدوق: ۴۴۲ ـوسائل الشیعه: ۱۴۵ ]

۹۳ ـ / 29 ]بحار الانوار: ۱۲۰ ]

۴ـ /۲۸۶/ 30 ]کافی: ۲ ]

۲ـ / 31 ]سنن دار قطنی: ۲۸۴ ]

۷۴ ـ / 32 ]ثواب الاعمال : ۱۶ ]

۵ـ /۲۱/ 33 ]تهذیب الاحکام : ۵۹ ]

۴ـ /۲۸۶/ 34 ]کافی: ۳ ]

۴ـ /۵۴۷/ 35 ]کافی: ۳۴ ]

۵ـ /۲۳/ 36 ]تهذیب الاحکام : ٦٨ ]

۵ـ / 37 ]تهذیب الاحکام : ۲۲ ]

۲ـ / ۲ـوسائل الشیعه: ۳۱۴ / 38 ]عیون اخبار الرضا: ۲۵۸ ]

۴ـ /۳۳۷/ 39 ]کافی: ۳ ]

۲ـ /۹۷۵/ 40 ]سنن ابن ماجه: ۲۹۲۱ ]